امام اہلِ سنّت، جانشین امیر شریعت
حضرت مولانا سید ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ

وحی، عصمت، انبیاء اور ''ختمِ نبوّت''
قرآن وحدیث کی روشنی میں

امام اہلِ سنّت، جانشینِ امیر شریعت، حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری قدس اللہ سرہ العزیز کے یہ مضامین پندرہ روزہ ''الاحرار'' لاہور کی جلد ۲۰۔۲۱، جنوری تا جون ۱۹۹۱ء کے شماروں میں شائع ہوئے۔ جنہیں مدرسہ معمورہ ملتان کے مدرس مولانا محمد اکمل نے قارئینِ نقیب کے لیے مرتب کیا۔ (ادارہ)

اللہ تعالیٰ نے اپنی فطری حاکمیت اور ابدی اُلوہیت کے وجود وثبوت، قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کے قیام و نفاذ اور اس کے حاوی و مقتدر ہونے میں مخلوق کی کسی جنس، کسی نوع، کسی قسم وصنف اور کسی فرد اور جز کے کسی طور پر بھی ہرگز ہرگز محتاج نہیں۔ لیکن خالقِ کائنات کے الہامی، روحانی پیغام کو سمجھنے اور بقیہ مخلوق تک پہنچانے کے لیے اُن کے پسندیدہ و مقررہ معیار کے مطابق اس ناقابلِ تصور اور مشکل ترین کام کی صلاحیت رکھنے والے اہل ترین افراد کی ضرورت تھی جو اس عظیم منصب وعہدہ کی حقیقت کو کامل فہم وشعور، پوری دیانت وبصیرت اور حفظ ومعصومیت کے ساتھ پہلے اُسے خود باور کریں اور پھر قولی وعملی تبلیغ کے ذریعہ سے دنیا پر خدائی پیغام اور تخلیقِ کائنات سے پہلے عالمِ ارواح کے اندر معبود ومخلوق کے مابین ہونے والے عہد وپیمانِ الست کے ہر تقاضا کو منکشف کرنے کا فریضہ ہمیشہ ادا کرتے رہیں۔

چنانچہ پروردگارِ عالم نے نظامِ دنیا کو برقرار رکھنے کے لیے اپنی معبودیت کے اقرار واعلان اور اپنی حاکمیت کے اظہار کے لیے نیز اپنی قدرتِ خاصہ، حکمتِ بالغہ اور رحمتِ عامّہ کے مطابق جنّ وانس جیسی باشعور اور احکام کی مکلّف و پابند مخلوق کی ہدایت ونجات کے لیے تمام انسانی ذخیرہ میں سے مختلف ممالک، مختلف اقوام مختلف قبائل اور مختلف خاندانوں اور گھرانوں سے تعلق رکھنے والے۔ اپنی تخلیق کے بے مثال شاہکار۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار معصوم الفطرت، عالی نسب اور سب سے بڑھ کر خوش نصیب افراد کو خود منتخب فرمایا۔ یعنی مقامِ الوہیت وتوحید، وحی، منصبِ عصمت، نبوّت ورسالت اور عہدۂ خلافت وامامت کی حقیقت ظاہر کرنے کے لیے انبیاء ورسُل کے نام وعنوان کے ساتھ اپنے نمائندہ بنا کر پیدا کیا اور ہر زمانہ میں ہر ملک وقوم کے لیے بوقتِ ضرورت اپنی ایک تیسری نورانی مخلوق ملائکہ کے ذریعہ سے اور براہِ راست بھی اشرف المخلوقات نوعِ انسان میں سے اپنے پسندیدہ اور چیدہ افراد کو الہام اور وحی کا خطابی رابطہ پیدا کر کے سلسلۂ نبوّت و

رسالت قائم فرمایا اور امامت وخلافت کے وسیلہ سے نوعِ انسان کو نائب فطرت اور خلیفۃ اللہ فی الارض قرار دیا تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ازلی وابدی احکام وہدایات کے مطابق ان کا بنایا اور تیار کیا ہوا نظامِ حیات پہلے خود تسلیم کر کے اپنائے اور پھر اُن کی خدائی میں ان کی مرضی سے اُن کا نازل کیا ہوا دستور وقانونِ زندگی نافذ وجاری کرے۔

کوئی شخص اپنی کسی فضیلت یا محنت وریاضت کے بل بوتے پر نبی نہیں بن سکتا:

انبیاء ورُسل علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کوئی شخص بھی اپنی ذاتی نیکی، موروثی ولایت وبزرگی، محنت وریاضت، کسب وکوشش، خواہش وفرمائش، مطالبہ وتحکم یا اپنی ذاتی وخاندانی وجاہت، یا اجتماعی وسیاسی طاقت، یا فوجی قوت اور حکومت کے زور اور بل بوتے پر یا کسی بھی اور ممکن ذریعہ سے ہرگز نبی اور رسول نہیں بن سکتا بلکہ محض اور صرف اللہ تعالیٰ کی حکمت ومشیت ان کی خاص عنایت ورحمت اُن کے فضل وکرم اُن کی پسند اور انتخاب کے تحت وہبی اور عطائی طور پر ان کو اس منصب عظیم کے لیے مخصوص ومشرف فرمایا گیا ہے:

اَللّٰہُ اَعۡلَمُ حَیۡثُ یَجۡعَلُ رِسَالَتَہٗ

اللہ تعالیٰ ہی اس بات کو سب سے صحیح اور بہتر طور پر جانتے ہیں کہ وہ اپنی وحی اور پیغام کو کس فطرت وروح کے ظرف میں امانت رکھیں گے۔ (الانعام، ع:۱۵)

انبیاء ورُسل کا انتخاب صرف اللہ تعالیٰ کی مرضی اور ان کے اختیار سے ہوتا ہے:

اَللّٰہُ یَجۡتَبِیۡۤ اِلَیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ وَ یَہۡدِیۡۤ اِلَیۡہِ مَنۡ یُّنِیۡبُ.

اللہ تعالیٰ چُن لیتے ہیں اپنے لیے جس کو چاہتے ہیں اور اپنی راہ پر چلا لیتے ہیں جس کو چاہیں۔ (الشوریٰ، ع:۲)

اَللّٰہُ یَصۡطَفِیۡ مِنَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ.

اللہ تعالیٰ پسند کرتے اور چھانٹ لیتے ہیں فرشتوں میں سے اپنے قاصدوں کو اور انسانوں میں سے اپنے پیغمبروں کو بھی۔ (الحج، ع:۱۰)

چنانچہ اس سلسلے کا آغاز سیدنا ابوالبشر آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ گرامی سے اور اس کا انجام سیدِ اولادِ آدم، سرورِ دوعالم، نبی ورسولِ خاتم، معصومِ آخر، پیغمبرِ کائنات، امام الانقلاب سیدنا ومولانا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ مسعود پر ہوا۔ یہ سب حضرات انسانیت کے کمال وارتقاء کا احسن واکمل نمونہ ہیں۔

انبیاء ورُسل خالق اور مخلوق کے درمیان اصلی وحقیقی اور صحیح واسطہ وذریعہ ہیں:

وَ مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنۡ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحۡیًا اَوۡ مِنۡ وَّرَآیِٔ حِجَابٍ اَوۡ یُرۡسِلَ رَسُوۡلًا فَیُوۡحِیَ بِاِذۡنِہٖ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّہٗ عَلِیٌّ حَکِیۡمٌ. (الشوریٰ، ع:۵)

اور کسی آدمی کے بس میں نہیں کہ اللہ اس سے باتیں کریں مگر اشارتاً یا پردہ کے پیچھے سے یا وہ اللہ بھیجیں کسی قاصد فرشتہ کو تو وہ پہنچائے گا اُن کے حکم و اجازت کے ساتھ جو پیغام بھی وہ چاہیں۔ یقیناً وہ اللہ بلند و بالا اور دانائے حقیقت ہیں۔

صرف یہی حضرات اللہ تعالیٰ کی معرفت و رضا حاصل کرنے کے لیے خالق و مخلوق کے درمیان اصل اور حقیقی رابطہ، صحیح واسطہ و ذریعہ، بے خطر وسیلہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کے لیے سب سے بڑھ کر معتبر و معتمد علیہ سچے اور پسندیدہ و محبوب واحد نمائندہ ہیں۔ ذات و صفاتِ الٰہیہ کے بعد ان حضرات کی مذکورہ حیثیت و منصب کو تسلیم کرتے ہوئے اُن کی دعوت قبول کرنا اور ان پر مستقل طور پر ایمان لا واجب اور ناگزیر ہے۔

انبیاء ورُسُل فطری وطبعی طور پر معصوم کامل و مطلق ہیں:

ہر احتیاج و عیب سے پاک، علمِ محیط کے مالک، حاضر و ناظر اور قادرِ مطلق خدا کے لیے بے خطا اور یقینی انتخاب کا بدیہی اور لازمی نتیجہ یہ ہے کہ جملہ انبیاء علیہم السلام، اولادِ آدم اور خالص انسان و بشر ہو کر بھی ملائکہ سمیت تمام مخلوقات سے افضل ہیں۔ اور ماں کے پیٹ سے لے کر قبر کی آغوش تک کی زندگی میں تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کے ارتکاب سے بھی نہیں بلکہ اُن کے تصور تک سے بھی پاک۔ یعنی ہر لحاظ سے کامل اور مطلق معصوم مخلوق ہیں۔ اگر کسی وقت ان کے فکر و اجتہاد اور عمل میں کسی قسم کی لغزش کا شائبہ بھی پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ فوراً رہنمائی اور دستگیری فرما کر اپنے نبی و رسول کو اس سے بھی بچا لیتے ہیں۔ گروہِ انبیاء علیہم السلام کے سوا کوئی بڑے سے بڑا نیک اور بزرگ شخص بھی عصمت اور نبوت و رسالت کے وصف میں ان کا شریک نہیں۔ لیکن باوصف اس تمام تقدس اور شرف کے بھی یہ سب حضرات معاذ اللہ نہ خدا ہیں، نہ مثیلِ خدا ہیں، نہ جزِ خدا ہیں نہ خدا تعالیٰ کے وجود میں سے اور نہ اس کی صفتِ نور میں سے برآمد اور پیدا ہوئے اور نہ ہی خدائی صفات کے مالک ہیں۔

وَ اِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ. وَمَا اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ.

اور آپ کے منکر و کافر تو یوں لگ رہے ہیں کہ آپ کو پھسلا دیں اپنی نگاہوں کی تیزی کے ساتھ جب وہ سنتے ہیں سراپا نصیحت قرآن کو اور کہتے ہیں کہ (اپنے نہ ٹلنے اور پھسلنے کے باعث) یقیناً یہ دیوانہ ہے۔ اور یہ قرآن یہی تو نصیحت ہے سب جہان والوں کے لیے۔ (القلم، ع:۲)

وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰکَ لَقَدْ کِدْتَّ تَرْکَنُ اِلَیْھِمْ شَیْئًا قَلِیْلًا.

اور اگر حقیقتاً ہم نے آپ کو سنبھال کے اور تھام کے (معصوم بنا کر) نہ رکھا ہوتا تو یقیناً قریب تھا کہ آپ جھکنے لگ جاتے اُن کفار کی طرف تھوڑا سا۔ (بنی اسرائیل، ع:۸)

انبیاء ورُسُل انسان اور بشر ہوتے ہیں جن اور فرشتہ نبی نہیں ہوتا:

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَىَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ.

آپ کہہ دیجیے حقیقت یہی ہے میں بھی ایک انسان (اولادِ آدم ہونے میں) تم جیسا ہوں۔ حکم بھیجا جاتا ہے مجھ کو کہ بلاشک تمہارا مرکزِ عبادت صرف ایک معبود ہے۔ (الکہف، ع:۱۲)

وَ لَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّ لَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ.

اور اگر ہم اپنا رسول بنا کر بھیجتے کسی فرشتہ کو تو اس کو بھی لازماً آدمی ہی بناتے اور ان کفار کو (ان کی ضد کے باعث آدمی کو رسول نہ سمجھنے پر) اسی شبہ میں ڈالتے جس میں وہ اب رہے ہیں۔ (الانعام، ع:۱)

منصبِ نبوت ورسالت کے لیے صرف مَردوں کو منتخب کیا جاتا رہا ہے، کوئی عورت نبی اور رسول نہیں بنائی گئی:

وَ مَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى.

اور ہم نے رسول بنا کر نہیں بھیجا آپ سے پہلے مگر صرف مردوں کو جن کی طرف ہم وحی بھیجتے رہے جو مختلف بستیوں کے رہنے والے تھے۔ (یوسف، ع:۱۲)

وَ مَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ.

اور ہم نے رسول بنا کر نہیں بھیجا آپ سے پہلے مگر مردوں کو جن طرف ہم وحی بھیجتے رہے۔ سو لوگو پوچھ لو (اہلِ علم) یادرکھنے والوں سے اگر تم جانتے نہیں۔ (النحل، ع:۶)

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ.

اور پیغامِ نبوّت نہیں بھیجا ہم نے آپ سے پہلے مگر صرف مردوں کے ہاتھ، ہم وحی بھیجتے تھے ان کو، سو پوچھ لو یاد رکھنے والوں سے اگر تم نہیں جانتے۔ (الانبیاء، ع:۱)

انبیاء ورُسُل کو اُن کی اپنی قوم کی زبان میں وحی بھیجی جاتی ہے:

وَ مَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ.

اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اپنی قوم کی بولی بولنے والا، تا کہ خوب کھول کر انہیں سمجھائے۔ (ابراہیم، ع:۱)

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلا شرکتِ غیرے

پوری کائنات کے واحد قائدِ اعظم اور آخری نبی ورسول ہیں:

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب مکمل دستورِ حیات اور اسلامی قانون کا سب سے بڑا مستند ومعتمد، ناقابلِ

ترمیم و اضافہ اور نا قابلِ تنسیخ مأخذِ اوّل (چیف اینڈ فرسٹ سورس آف اسلامک لا CHEIF AND FIRST SORS OF ISLAMIC LAW) ہے۔ اور قصرِ نبوّت کی آخری اینٹ، سلسلۂ نبوّت کی آخری کڑی اور کتابِ نبوّت کا آخری ورق، سیدالاوّلین والآخرین، قائدالمرسلین خاتم النبیین والمعصومین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوری کائنات میں خدا تعالیٰ کے سب سے اعلیٰ اور آخری نمائندہ۔ اور زمین پر۔ خلیفۃ اللہ کا اکمل مصداق اور مظہر ہیں اور خدائے پاک کے سب سے بڑے اور اس معنیٰ میں سب سے آخری نبی اور رسول اور اوّلین و آخرین یعنی تمام مخلوق اور پوری کائنات کے بلاشرکتِ غیرواحد قائدِ اعظم ہیں کہ آپ کے بعد نہ تو اب تک کسی شخص کو یہ منصب ملا ہے نہ مل سکتا ہے اور نہ ہی اب قیامت تک کسی کو کسب و محنت اور ریاضت و مجاہدہ کے ذریعہ سے اور نہ ہی وہبی طور پر عطا کیا جائے گا۔ چنانچہ اب کوئی اصلی و حقیقی اور متبوع و مقتدیٰ یا فرعی و مجازی اور تابع و طفیلی یا ظلّی و بروزی یا مستقل یا عارضی یا اُمتی یا غیر امتی غرض کسی بھی قسم کا کوئی غیر صاحبِ کتاب نیا نبی اور کوئی صاحبِ کتاب نیا رسول ہرگز ہرگز پیدا نہیں ہوسکتا۔

ہاں کوئی قدیم نبی جسے کسی خاص حکمتِ ربّانیہ اور قدرتِ الٰہیہ کے تحت اب تک زندہ رکھا گیا ہو۔ وہ اللہ ہی کی مرضی سے اس اُمّت کی خدمت کے لیے مجدد و مصلح اور ہمارے نبی کریم علیہ السلام کا خلیفۂ ارشد بن کر آسکتا ہے، اپنی پرانی شریعت چلانے کے لیے ہرگز نہیں۔ نتیجتاً اب اگر کوئی بڑے سے بڑا مسلمان اور صاحبِ کشف و کرامت بزرگ بھی خدانخواستہ نبوت کا دعویٰ کردے تو وہ قرآن کریم کے پارہ بائیس کی آیت ختمِ نبوّت اور مشہور و مستند حدیثِ صحیح بخاری نصوصِ صریحہ و قطعیہ کے تحت پکّا کذاب و دجال دائرہ اسلام سے خارج اور قطعی کافر و مرتد ہے اور اسلامی حکومت میں سچی توبہ نہ کرنے پر واجب القتل ہے۔ چنانچہ ارشاد ربّانی ہے:

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَ کَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا.

نہیں ہیں ''محمد'' صلی اللہ علیہ وسلم باپ کسی شخص کے تمہارے مردوں میں سے ہاں! وہ اللہ کے پیغمبر اور سب انبیاء کی مہر ہیں۔ اور اللہ ہر چیز کی حکمت کو ہمیشہ کے لیے خوب جاننے والے ہیں۔ (الاحزاب)

اور نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے:

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَ لَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَ لَا اُمَّةَ بَعْدَکُمْ. (کنزالاعمال)

میں آخری نبی ہوں، نہ میرے بعد کوئی نیا نبی پیدا ہوگا اور نہ میرے بعد کوئی نیا رسول پیدا ہوگا اور نہ تمہارے بعد کوئی نئی اُمت پیدا ہوگی۔

مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق ایسے مرتد شخص کے متعلق نبی علیہ السلام کا فرمان ہے:

مَنْ بَدَّلَ دِیْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ.

جوشخص اپنا دین تبدیل کرے، اُسے قتل کردو۔

(البخاری، کتاب استتابۃ المعاندین والمرتدین، باب حکم المرتد والمرتدہ، جلد:۲،ص:۲۳،طبع کراچی)

چنانچہ ایسا شخص، شرعی حکومت میں قانوناً سہ روزہ مہلت کے بعد بھی کفریہ عقائد ودعویٰ پر اصرار کرنے کے باعث واجب القتل ہے۔ ایسے ہی اس کو ماننے والا یا اس کفریہ عقیدہ کی کسی قسم کی تاویل، توجیہ اور پردہ پوشی کرنے یا اس پر خاموش اور رضا مند رہنے والا کوئی فرد یا جماعت اور قوم بھی دائرہ اسلام سے قطعاً خارج، کافر ومرتد اور اسلامی حکومت میں واجب القتل ہے۔ اس مسئلہ کی قولی تفسیر اور عملی تشریح کے سلسلہ میں عہدِ رسالت کے مدعیٔ نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف نبی علیہ السلام کے انکاری اعلان نیز امام اوّل و بلافصل، محافظ اسلام سیدنا ابوبکر صدیق اکبر علیہ السلام والرضوان کے اعلانِ جہاد اور مسیلمہ سمیت اسود عنسی اور ان کی جماعت کا قتل، ان کے اموال کو بطور غنیمت لوٹنا، اُن کے مرد جنگی قیدیوں کی غلام، قیدی عورتوں کو باندی اور بیوی بنانا۔ یعنی اُن سے برسرِ جنگ غیر مسلم وکافر قوم کے ساتھ روا رکھا جانے والا سلوک کرنا۔ یہ واقعات مذکورہ تفصیل وشرائط کے ساتھ مقید عقیدۂ ختمِ نبوّت کی حقانیت وقطعیت پر قیامت تک کے لیے نہ صرف کسی ایک طبقہ کا بلکہ پوری اُمّت کا سب سے پہلا اور سب سے بڑا اکمل اجماع ہے جس کو پوری اُمّتِ محمد یہ چودہ سو سال سے بلا تاویل وتوجیہ، بلا ترمیم وتحریف اور بلا شک وشبہ تسلیم کرتی چلی آ رہی ہے جس کی روشنی میں ایران کے بابیوں، بہائیوں اور ہندوستان اور پاکستان کے لاہوری وقادیانی مرزائیوں اور اُن کے تمام ہمنواؤں کا دائرہ اسلام سے خارج، کافر ومرتد اور ایک غیر مسلم اقلیت ہونا قطعی ویقینی اور عالمِ اسلام میں موجود تمام برحق مکاتبِ فکر وفقہ اسلامی کے متفقہ فتویٰ کے عین مطابق ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَ النُّبُوَّةَ قدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَ لَا نَبِیَّ (رواہ الترمذی وقال: ہٰذا حدیث صحیح، وقال ابن کثیر فی تفسیرہ، ج:۸،ص:۹)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ننہالی رشتہ دار، عظیم وبلند بخت، دعا یاب خادمِ خاص جلیل القدر صحابی حضرت ابوحمزہ انس بن مالک خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تحقیق رسالت اور نبوت منقطع اور ختم ہوگئی ہے۔ تو میرے بعد نہ کوئی (صاحبِ کتاب وشریعت) رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی ہوگا۔ (ترجمہ از ابومعاویہ)

عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَال قَال رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّی عَبْدُ اللّٰهِ وَ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ (رواہ البیہقی والحاکم وصحّحٗ کذا فی الدّر المنثور للسیوطی۔ جلد:۵،ص:۲۰۷)

حضرت ابونجیح عرباض بن ساریہ سُلَمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً میں اللہ کا بندہ ہوں اور خاتم النبیین ہوں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ وَ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَ لَا فَخْرَ وَ اَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَ مُشَفَّعٍ وَ لَا فَخْرَ.

(رواہ الدارمی وابن عساکر کذا فی المشکوٰۃ وکنز العمّال، جلد:۶، ص:۱۰۹)

حضرت جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمام رُسل کا قائد ہوں اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں، اور میں خاتم النبیین ہوں اور مجھے کوئی فخر نہیں اور میں (قیامت کے دن اُمّت کی) سب سے پہلے شفاعت قبول کیے جانے والا ہوں اور مجھے کوئی فخر نہیں۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ وَ اَنَا اٰخِرُ الْاَنْبِیَآءِ وَ اَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ.

(رواہ ابن ماجہ فی سنّہٖ ''باب فتنۃ الدجال، وابن خزیمۃ والحاکم والضیاء من منتخب کنز العمّال، جلد:۶، ص:۴۱)

حضرت ابوامامہ صَدَیّ ابنِ عَجْلان باہلی رضی اللہ عنہ نے ایک طویل حدیث کے ضمن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اور میں انبیاء کا آخری فرد ہوں اور تم آخری اُمت ہو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَآءِ وَ مَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ.

(رواہ مسلم، جلد:۱، ص:۴۴۶۔ والنسائی ولفظہٗ: فَاِنِّیْ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَ مَسْجِدِیْ خَاتَمُ الْمَسَاجِدِ)

جناب عبداللہ ابن ابراہیم نے (مرسل طور پر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً میں انبیاء کا آخری فرد ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مساجد میں آخری مسجد ہے۔

عَنْ ضَحَّاکِ بْنِ نَوْفَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَ لَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِیْ. (رواہ البیہقی فی کتاب الرؤیا)

حضرت ضحاک بن نوفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ میرے بعد (کسی قسم کا) کوئی نبی ہے اور نہ میری اُمّت کے بعد کوئی نئی اُمّت ہے۔

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ

نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. (رواہ الترمذی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوسکتا تو عمر بن خطاب نبی ہوتے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِلّْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ، وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَ اُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَ جُعِلَتْ اِلَی الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طَهُوْرًا وَ اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلَقِ کَآفَّةً وَ خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ. (رواہ مسلم فی الفضائل، جلد:۱،ص:۲۴۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے انبیاء پر چھے باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ایک بات یہ ہے کہ مجھے تھوڑے اور مختصر الفاظ اور زیادہ معانی والے جامع کا معجزہ دیا گیا ہے۔اور دوسری بات یہ ہے کہ دشمنوں پر میرا رعب ڈال کر میری مدد کی گئی ہے اور تیسری بات ہے ہے کہ اُمِم سابقہ کے خلاف میرے لیے اموالِ غنیمت حلال کر دیے گئے ہیں۔اور چوتھی بات یہ ہے کہ مساجد اور پانی کی پابندی کی جگہ میرے لیے مسجد اور پانی سے وضو اور غسل کے عوض تیمّم کی صورت میں جسم کو پاک کرنے کا ذریعہ بنا دی گئی ہے اور پانچویں بات یہ ہے کہ مجھے دنیا بھر کی تمام مخلوقات کے لیے رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اور چھٹی بات یہ ہے کہ میرے وجود پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِیٌّ وَّ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ. (رواہ مسلم، جلد:۲۔ختم نبوّت کامل جز ثانی ص:۲۴۱)

نبی علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام اور خادمِ خاص حضرت ابوعبداللہ ثوبان ابن بُجْدُد حِمْیَری یمنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقینی بات ہے کہ میری اُمّت میں عن قریب مہاں جھوٹے تیس مدعی نبوت پیدا ہوں گے۔ان میں سے ہر شخص یہ غلط دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں۔حالانکہ میں محمد خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپئیر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501